

دہشتہ اجلاس

سرکاری رپورٹ



بلوچستان صوبائی انسبلی

کارروائی اجلاس

چهارشنبہ سورخہ، ۲۹ مئی ۱۹۸۵ء

نمبر خار	مندرجات	صفحہ
۱	ملاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۲	ارکین سبیل کی رخصت۔	۲
۳	موجودہ اجلاس کے دوران صدر شیزوں کا تقریر۔	۳
۴	دیرخوازہ کی بحث تقریر۔	۴

شمارہ اول

جلد سوم

پاکستان صوبائی اسمبلی

افسران اعلیٰ

محمد سردار خان کاکڑ	مشریف پسپار :-
آغا عبدالغفار خاں	ڈپٹی اسپیکر :-
اظہر سعید خاں	سیکریٹری :-
محمد حسن شاہ	ڈپٹی سیکریٹری

فهرست وزراء

وزیر اعلیٰ	جامیل شلام قادر خان
مکو محت و صنعت	ذراپ تیمور شاہ جو گزرنی
تعمیم، مختت و ہبود آبادی	سردار بہادر خان بھکرانی
مالیات، پانچ دستیات، و قانون	مشریف اللہ خان پراچ
خوراک وزراعت والد، باہمی، لامیشک و رامی گیری	ارباب محمد نواز کاسی
آب پاشی و بریات، اطلاعات و ثقافت و کھیل.	میر عبدالحق جمالی
موالصلات و تبریات.	ڈاکٹر حیدر بلوچ
پارلمینٹری سیکریٹری .	میر عبدالکریم نو شریان

پاکستان صوبائی اسمبلی

افسران اعلیٰ

میر سردار خان کاکڑ	میر اسپیکر :-
آغا شبدار نعیم احمد	ڈپٹی اسپیکر :-
اظہر سعید خان	سیکریٹری :-
محمد حسن شاہ	ڈپٹی سیکریٹری

فهرست وزراء

وزیر اعلیٰ	جامیں تلام قادر خان
محکم صحت و صنعت	ذرا ب تاجر شاہ جوہری
تعلیم، مختت و ہبہود آبادی	سردار بہادر خان بھلکلنی
مالیات، پل نگر و ترقیات، و قانون	میر سعیف الدین خان پراجچ
خوراک وزرائعت والمر بایہی، لامیشک رہاہی گیری	ارباب محمد نواز کاسی
آب پاشی و برقيات، اطلاعات و تلفیق و تکمیل.	میر عبدالنبی جمالی
مواصلات و تعمیرات.	ڈاکٹر حیدر بلوجہ
پارلیمنٹری سیکریٹری -	میر عبدالکریم ذیشروانی

فہرست ارکان جہنوں نے آج کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔

۱-	میر فضیل علیانی
۲-	مس پری گل آغا
۳-	آبادان فریدن آبادان
۴-	میر عبد الغفور
۵-	میر عبد الجیہ
۶-	سردار احمد ناکھیر ان
۷-	میر ارجمن دا سرگھٹ
۸-	میر عصمت اللہ خان
۹-	میر شیخ مسیح
۱۰-	سردار چاکر خان ڈولکی
۱۱-	سید داد کریم
۱۲-	سردار دینار خان کرد
۱۳-	میر عید محمد نو تیز لی
۱۴-	میر فتح علی عرانی
۱۵-	گل زمان خان ملک
۱۶-	میر ہایوں خان مری
۱۷-	میر اقبال احمد کھوہ
۱۸-	سردار خیر حمد خان ترین

میر شریعت نور ملک -	- ۱۹
میر محمد نصیر مسیکل -	- ۲۰
میر صالح محمد جعوتانی -	- ۲۱
میر حاجی محمد شاہ -	- ۲۲
سردار محمد عیتوب خان ناہر -	- ۲۳
میر بی بخش خان کھوسہ -	- ۲۴
حاجی ملک محمد یوسف اچکنڈ -	- ۲۵
میرناصر علی بو تج -	- ۲۶
سردار شمار علی -	- ۲۷
میر نور محمد مری -	- ۲۸
میر سید اکبر بخاری -	- ۲۹
پرانستی یحییٰ جان -	- ۳۰
حاجی شیخ ظریف خان مندوخل -	- ۳۱
ذوق القفار علی خان مگسی -	- ۳۲

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا دوسر اجلاس - ۲

اسمبلی کا اجلاس بروز چھپار شنبہ، مورخ ۲۹ مئی ۱۹۸۵ء بوقت ساڑھے پانچ
بیجھش میں نیز صدارت، مشریع محمد سرور خان کا کمر، اسپیکر منعقد ہوا۔

تماویت قرآن پاک و ترجمہ از

قاری سید فتح الرحمن احمد کاظمی -

وَاتَّرَى الْقُرْبَى بَاحْقَدَةٍ وَالْمُهْسِكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَدَبِيْرَى تَبْدِيرًا هِإِنَّ
الْمُهْبِرِيْنَ كَانُوا أَخْوَانَ الشَّيَاطِينَ وَكَانَ الشَّيَاطِينُ لِمَ يَهُمْ كَمْغُدُرًا هِ وَلَدَ
الْجَحَّالُ يَدِكَ مَعْلُولَةً إِلَى عُنْقِكَ وَلَا تَبْسُطُهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدُ مَلُومًا
مَحْسُورًا هِ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ هِ إِنَّهُ كَانَ يَعْبَادُهُمْ
خَيْرًا بَصِيرًا هِ بُنی امریکیں (۲۹-۲۸-۲۷)

اور آپ قرایندار کا بھی حق ادا کریں۔ اور غریب اور مسافر کو بھی اُس کا حق دیں۔
اور بال کو فضولیات میں نہ اٹاییں۔ بیشک فضولیات میں اٹا دینے والے شیطانوں
کے بھائی بند ہوتے ہیں۔ اور آپ نہ تو اپنا یا ٹھوگردن جی سے باندھ لیں۔ اور نہ بالکل
کھوں دیں۔ درز آپ ملامت زده تھی دست ہو کر بیٹھو جائیں گے۔ بیشک آپ کا
پورا گار جس کے لئے چاہتا ہے، رزق بڑھادیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے
تنگی کر دیتا ہے۔ بیشک وہی اپنے بندوں کی خوب خبر رکھنے والا ہے خوب دیکھنے
رہنے والا ہے لَرَقَمَا عَلَيْنَا لَهُ الْبَلَاغُ

رخصت کی درخواست

میرا اسپیکر:-

اب سکریٹری اسیبلی رخصت کی درخواست پڑھ کر سنائیں گے

مسٹر انطہم سعید خان:- حاجی میراحمد خان کن صوبائی اسیبلی کی درخواست درخدا نہیں میں
امیں سرو بجا سی :-

”اگذارش ہے کہ میرا ایک دنست ہو گی ہے اور میں اسیبلی کے اس سیشن میں شامل نہیں
ہو سکتا، لہذا یہ سچ میں دس دن کی رخصت از مرخہ ۲۹ مئی ۱۹۸۵ء منظور فرمائی۔“

میرا اسپیکر:-

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے۔

میرا اسپیکر:- رخصت منظور کی جاتی ہے۔

د آوازیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

اعلان

میرا اسپیکر:- اب سکریٹری اسیبلی ایک اعلان پڑھ کر سنائیں گے۔

سکریٹری اسیبلی:- بلوچستان صوبائی اسیبلی کے قواعد و انضباط کا رکے قاعدہ نمبر ۱۳ کے
تحت اسپیکر صاعبہ نے حسب ذیل اراکین کو اسیبلی کے اس اجلاس کے لئے
علی الترتیب صدر اشیاء مقرر کیا ہے۔

۱۔ پرنس میحی جان۔

۲۔ میر عبد الغفور بلوچ

۳۔ سردار چاکر خان ڈومکی۔

میرا اسپیکر:- اب میاں سیف الدین خان پلاچہ، وزیر خزانہ بھٹ پیش کریں گے

میاں سیف الدخان پرچہ

وزیر خزانہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جناب علام مسعود خان صاحب پیکر بلوچستان اسمبلی

جناب جام میر غلام قادر صاحب وزیر اعلیٰ بلوچستان

جناب وزراء صاحبان، محترم ارکین صوبائی اسمبلی۔

السلام علیکم :

میرے لئے یہ بات باعثِ افتخار ہے کہ آج میں آپ کے سامنے
بلوچستان کا بھٹ پیش کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے یہ نامدروق
ہے کہ میں آپ کو اور اس صوبے کے پُر خواض اور مختلف عوام کو حکومت کی ان
تمام کارروائیوں کا جائزہ پیش کروں جنہیں سوانی حکومت نے اس صوبے
کے عوام کی معاشی و معاشرتی ترقی کے لئے ایک مصوبہ کے تحت بنایا ہے
حکومت کی مختلف سماجی، معاشی اور انتظامی کارروائیاں بہر فرد واحد کو تاثر
کرتی ہیں۔ حکومت ترقیاتی عمل کو بڑھانے کے لئے ترقیاتی مصوبے تکمیل

دیتی ہے یہ کارروائیاں حکومت کی ذات لئے نہیں بلکہ
عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت کا
بجٹ اور خصوصاً بمارے ترقیاتی مخصوص ہے اقتصادی ترقی، سماجی و اقتصادی
بہبود اور خود اعتمادی کی راپور پر زبردست پیش رفت کا ذریعہ نہیں۔ عموماً
وگ یہ توقع کرتے ہیں کہ بجٹ ایسا ہو جس میں نہ مزید ملکیں لگائے جائیں
اور نہ حکومت کی مختلف خدمات کا معاوضہ بڑھایا جائے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ
یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ وہ تمام منعوں بے جنبیں وہ چاہتے ہوں ایک ہی
سال میں شامل ہو جائیں۔ کئی قوموں نے بغیر تربانی ترقی کرنے کا خواب دیکھا
ہے لیکن بد قسمتی ہے یہ خواب خواب بھی رہا۔ ترقی کے عمل میں قوموں کو بعض
مشکل فیصلہ کرنے ہوتے ہیں۔ متفاہم مفروہیات میں توازن پیدا کرتے ہوئے بعض
تفصیل وہ فیصلوں کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ ہم ایک
بار پھر جمہوری دُور میں داخل ہوتے ہیں اور اگر ہم نے جمہوری اقدار کی قدر

نہ کی تو خدا شہ ہے کہ ہم پھر یہ موقع کھو چکیں۔ ہمارے صدر محترم
جناب خلیل الحق مصاحب نے اپنے وعدے کے مطابق جمہوری ادارے سے بحال
کر دیتے ہیں اور آج ہم اس ابھلی میں اس لئے جمع میں کہ اپنے لوگوں کی
نمائندگی کرتے ہوئے جمہوری عمل کو مزید سلطنت کریں۔ ہماری نمائندگی میں جہاں
علاقائی پہلو اہمیت رکھتا ہے وہاں ہمیں یہ بھجوں چاہئے کہ پہلے ہم
مسلمان ہیں پھر پاک انی اور آخر میں اپنے اپنے علاقوں کے رہنے
والے۔ اس لئے ضروری ہے کہ علاقائی نمائندگی کا احساس آنا شدید نہ ہو کہ
ہم اپنے قومی اور صوبائی فرائض کو بھول چکیں۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے الکشیں اس سال فروری میں ہوتے۔ اور
ابھلیاں مارچ میں بحال ہوتیں۔ بلوچستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہاں سب
سے پہلے صوبائی حکومت کی تشکیل ہوتی۔ حکومت کو تشکیل پاتے ابھی صرف
دو ماہ ہوئے ہیں۔ جہاں تک صوبائی حکومت کے بحث کی تشکیل کا تعلق
ہے، تو یہ بتانا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ قاعدہ کے مطابق بحث کی تشکیل

۶

کا مرحلہ تقریباً نو (۹) ماہ میں کمل ہوتا ہے۔ اس نے موجودہ بجٹ جواب
کے ساتھ ہے، اس کی تشكیل اکتوبر ۱۹۸۷ء سے شروع ہوئی تھی۔
جب اسیلی اور صوبائی حکومت معرض وجود میں آئیں، تو بجٹ نہ صرف
آخری مراحل میں تھا بلکہ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہ ہو گا کہ بجٹ کی تیاری
تقریباً کمل ہو چکی تھی۔ تاہم حکومت بلوچستان نے ضروری سمجھا کہ اسیلی
کا وجود میں آنا اور صوبائی حکومت کی تشكیل اس لحاظ سے بے منی
نہ ہو جانے کے بجٹ پر صرف ریڈیمپ لگانا مقصود ہو اور اس
صوبہ کے ۵۴ ممبران اسیلی یہ سمجھیں کہ ان کا اس بجٹ میں کوئی عمل فعل
نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے مقرر اراکین اسیلی کے اعتماد کو شدید چکا
پہنچتا۔ ہماری صوبائی وزارتیں ۶ اپریل کو بنیں، تو میں نے اس سے
اگلے دن محکمہ خزانہ اور منصوبہ بندی و ترقیات کے سرپراؤں سے
تفصیلی گفتگو کی اور یہ بات فرض کے طور پر تبافی کہ ہمیں چاہے کچھ بھی
کرنا پڑے، اگلے مالی سال کا بجٹ ایسا ہو، جو ہمارے نمائندوں کی خواہش

کا احترام کرتا ہو۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اسی لئے میں نے ۱۶ اپریل کو
مہران اسمبلی کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی۔ اس کے بعد محکمہ منصوبہ بندی و
ترقیات اور دوسرے محکموں کے سربراہوں نے ہر ڈوٹرین کے اراکین اسمبلی
کے ساتھ علیحدہ علیحدہ اجلاس رکھے۔ معزز اراکین نے اپنے علاقے
کے منصوبوں کی سفارشات کیں اور وسائل کے اندر رہتے ہونے جو
منصوبے شامل ہو سکے، انہیں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا۔
حقیقت تو یہ ہے کہ بلوچستان کی اقتصادی ترقی کے لئے ہمیں
بہت کچھ کرنا ہے۔ یہ صوبہ ترقی یافتہ تجمیعی کھلانے کا جب اس صوبہ میں
بننے والے ہر بچے کو تعلیمی ضروریات مہیا ہوں۔ ہر بیمار کو ڈاکٹر کی سہوت
اور دوائیاں میسر ہوں۔ ہر بچے اور بڑے کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو۔
زرعی اور صنعتی منصوبے ہر علاقے میں ہوں تاکہ کوئی آدمی بیکار نظر نہ آئے
ہر گھر میں بجلی ہو اور تمام مرکبیں آزادم وہ ہوں۔ جب اس سطح پر ترقی
کر لیں گے تو ہم کہہ سکیں گے کہ بلوچستان ترقی یافتہ ہے۔ لیکن آپ جانتے

ہیں کہ ابھی ایسا نہیں ہے۔ اس سطح کی ترقی نہ تو اس صوبے میں ہے اور
نہ پارے لکھ میں کہیں اور ہے۔ بلوچستان میں پچھلے چند سالوں میں سینکڑوں
میل سڑکیں پختہ کی گئیں۔ وہ علاقے جہاں سڑکیں سرے سے نہیں تھیں
انہیں نئی سڑکوں سے ملا دیا گی۔ سینکڑوں دیہاتوں میں بجلی ہمیاکی کی گئی۔
ہر سال سینکڑوں گاؤں میں پرائمری سکول اور مساجد سکول کھولے گئے
بہت سے گاؤں میں بنیادی حصت کے مراکز کھولے گئے۔ اور لاکھوں
آدمیوں کو پینٹے کا پانی ہمیا کیا گیا۔ لیکن ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔
جگہ جگہ سڑکیں بنانی ہیں۔ انتہے سکول کھولنے ہیں تمام دیہاتوں میں بجلی
اور پانی پہنچانا ہے اور لوگوں کو علاج معالجہ کیلئے سہولتیں دینی ہیں۔
یہ سب کچھ حاصل کرنے کے لئے ہمیں صبر کی ضرورت ہے۔ جتنی آپ کی
خواہش ہوگی۔ سیری ہمی تھی خواہش ہے کہ ہم اس صوبہ کی ترقی کیلئے
ہل جمل کر کام کریں۔ اس صوبہ کی سماجی اور معاشی ترقی کیلئے ضروری
ہے کہ ہم ایسے منصوبے تشكیل دیں جو ترقی کے خامن ہوں۔ ان منصوبوں

کی تشكیل چند دنوں میں نہیں ہوتی۔ بڑے بڑے منصوبوں کے لئے کئی سال درکار ہوتے ہیں۔ پھر جب منصوبوں کی تشكیل کامل ہوتی ہے تو عملدرآمد تب ہو سکتا ہے جب مالی وسائل مہیا ہوں۔ مالی وسائل آسافی سے دستیاب نہیں ہو سکتے۔ حکومت کے مالی وسائل یا تو ملکیوں سے ملتے ہیں یا حکومت کی خدمات کا معاوضہ ہوتا ہے یا پھر وہ اہماد ہوتی ہے جو ہمیں دوسرے مالک سے ملتی ہے اور وہ اتنی آسان ممکن نہیں۔

آئین کے تحت کچھ ذرداریاں تو مرکزی حکومت کی ہیں اور کچھ صوبائی حکومت کی۔ اسنے لئے مرکزی حکومت کا اپنا بجٹ ہوتا ہے اور صوبائی حکومت کا اپنا۔ آپ نے مرکزی حکومت کے بجٹ کی تفصیلات ۲۲ مئی کو سنی ہوں گی۔ اس صوبہ میں مرکزی حکومت نے پچھلے چند سالوں میں بعض ایسے بڑے اور اہم منصوبوں پر عملدرآمد لیا ہے۔ جن پر سال با سال سے عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ اس کے لئے ہمیں صدر پاکستان جانب جنرل محمد ضیاء الحق کا مشکور ہونا چاہیئے کہ

اہلوں نے اس صوبہ کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ درحقیقت قومی اور صوبائی حکومت کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہم ایسے معاشری نظام کی تشكیل کریں جو عوام کی نفع و بہبود کا خامنہ ہو۔ یہ مقصد اسی وقت پورا ہو سکتا ہے، جب ہمارا معاشری نظام اسلامی اقدار اور اصولوں کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہو۔ ۸۶ - ۱۹۸۵ء کا بحث اور سالانہ ترقیاتی پروگرام تیار کرتے وقت اس بات کا پورا خیال رکھا گیا ہے کہ عوام کی ضروریات کو ممکنہ حد تک پورا کیا جائے۔

میری یہ کوشش ہے کہ میں صوبے کے وسائل و مصارف، خواہ وہ کسی مدد میں ہوں آپ کے سامنے صحیح طور پر پیش کروں۔ میں کسی بھی شعبے کو غیر ضروری طور پر بڑھا پڑھا کر پیش کرنا نہیں چاہتا۔ میرا ایمان ہے کہ حقیقت پسنداد جائزہ ہم سب کے مفاد میں ہے۔ میں روایات سے بہت کرنئی ایسی باتوں کا ذکر کیا ہے، جو

عوام بحث تقریر کا حصہ نہیں ہوتیں۔ لیکن میں نے سب کچھ تباہا اس لئے ضروری سمجھا کہ میری اس سے زیادہ خوشی اور کیا ہو سکتی ہے کہ حقائق کو آپ کے سامنے رکھوں تاکہ ہم سب ہل کر اس صوبے کے عوام کی ترقی کے لئے پیش رفت کر سکیں۔ میں ہنایت عاجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ غرّت بخشی ہے کہ اس صوبے کے لئے خدمت کر سکوں۔ میں معزز اراکینِ اسلامی سے اتنا کروں گا کہ وہ بحث کی تفصیلات جنہیں اب میں اس معزز الیوان کے سامنے پیش کروں گا وہ ہماری معاشرتی بندھنوں، اقتصادی پابندیوں اور سیاسی حقیقوں کو منظر رکھ کر ملاحظہ فرمائیں۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ بحث صرف آمد و خرچ کے ترازو کے پڑوں کو برابر کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ بحث حکومت کے طلاقہ کار کو عوام سے روشناس کرتا ہے۔ تاکہ عوام یہ جان سکیں کہ ان کی دی ہوئی رقم کا کس طرح سے استعمال ہو رہا ہے۔

۱۳

اس سے پہلے کہ میں سال ۸۶-۱۹۸۵ء کے لئے آمد اور
اخراجات کا تجھیہ پیش کروں۔ ضروری سمجھتا ہوں کہ موجودہ مالی سال کے
بچٹ اور ترقیاتی عمل میں پیش رفت کا ذکر کروں، موجودہ مالی
سال میں غیر ترقیاتی اخراجات کا تجھیہ تقریباً ۲۴ کروڑ روپے تھا۔
جبکہ آمد کا تقریباً ۱۸۱ کروڑ روپے تھا۔ اس طرح اس نتوبے کا خسارہ
تقریباً ۲۴ کروڑ تھا جو کہ مرکزی حکومت نے فاتیم کرنا تھا۔ اس کے علاوہ
صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام تقریباً ۷۰ کروڑ روپے کا بنایا گیا تھا۔

نظر ثانی شدہ تجھیہ کے مطابق رواں مالی سال کے اخراجات ۲۲۲ کروڑ
روپے ہو گئے اور آمد کا تجھیہ تقریباً ۲۵، ۲۵ کروڑ روپے ہو گیا۔ اس
طرح خسارہ کی رقم ۷۲ کروڑ روپے سے بڑھ کر تقریباً ۷۵ کروڑ روپے
ہو گئی۔ حکومت بلوچستان کی آمد کی مدد میں کافی کمی اور نتیجہ خسارہ کی
رقم بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ سونی گیس کی ایک ایڈ ڈیوٹی اور راتیلیٹ کی
رقم ۱۰۲ کروڑ روپے سے کم ہو کر ۷۰ کروڑ روپے ہو گئی۔ اسی طرح

مرکزی حکومت کے تقسیم ہونے والے ملکوں کی رقم بھی ۱۶ کروڑ روپے سے کم ہو کر تقریباً ۱۵ کروڑ روپے ہو گئی۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ کے مطابق حکومتِ بلوچستان کے سالِ رواں میں خرچ کی رقم ۲۴۳ کروڑ روپے سے کم ہو کر تقریباً ۱۴۲ کروڑ روپے ہو گئی۔ اس کی وجہ مختلف مدتیں میں خرچ ہونے والی رقم میں کمی میشی ہے۔ کسی مدد میں تو رقم کم ہو گئی اور کہیں زیادہ۔ لیکن مجموعی لحاظ سے رقم میں کمی ہو گئی۔ ایک بڑی وجہ تو یہ ہے کہ حکومت کی گندم کی رعایتی امداد میں کمی ہو گئی۔ بجٹ بناتے وقت اندازہ تھا کہ حکومتِ بلوچستان اس سال دو لاکھ چالیس بزار ٹن گندم کی خریداری کرسے گی اور اس طرح ۱۷ کروڑ روپے کی رعایتی امداد ہو گی۔ لیکن صرف ۲ لاکھ پچسیں بزار ٹن گندم خرید کی گئی اور رعایتی امداد تقریباً ۱۶ کروڑ روپے ہو گئی۔ جہاں تک حکومت کے دوسرے ملکوں کا تعلق ہے، شروع میں خرچ کا اندازہ ۵ دسمبر کروڑ روپے تھا۔ جو کہ نظر ثانی شدہ تخمینہ میں بڑھ کر تقریباً ۳۵ کروڑ روپے

بھوگیا۔ اس کے بڑھنے کی وجہ ریفرنڈم اور الیکشن میں خرچہ اور صوبائی اسلی و کابینہ میں ہونے والے اخراجات میں۔

جہاں تک سالانہ ترقیاتی پروگرام کا تعلق ہے اس سال حکومتِ بلوچستان نے تقریباً ۸۰ کروڑ روپے کا سالانہ ترقیاتی پروگرام بنایا تھا جس میں سے تقریباً ۳۸ کروڑ روپے ۱۲۳ جاری سکیموں کے لئے تھے اور ۱۳۶ کروڑ ۱۳۶ نئی سکیموں کے لئے تھے۔ اندازہ ہے کہ اس سال کی ۲۵۹ سکیموں میں سے ۱۶۶ سکیموں جوں تک مکمل ہو جائیں گی اور باقی ۹۳ سکیموں اگلے ماں سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں جاری سکیموں ہوں گی۔

اس سال صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں جو اہم مصوبے مکمل ہوں گے۔ ان کا میں مختصرًا ذکر کروں گا۔

پہنچنے کے پانی کی ۱۹ سکیموں کمکل کی جائیں گی۔ چند بڑی سکیموں جو مکمل ہو جائیں گی ان میں لوڑالانی، بترست میں کوش قلات، وڈھ

۱۵

بیل پٹ، پشین میں مان پٹ کی سکمیں شامل ہیں۔ آبپاشی کی بھیں
مکمل ہو جاتیں گی، جن میں جوان کے علاقہ میں خسار آبپاشی کی سکم۔
ثوب میں صافی کوٹ آبپاشی سکم اور فیروزی خان آبپاشی سکم۔ کوٹہ
میں فرانخی آبپاشی کی سکم۔ قلات میں سرل اور خصار کے بند

شامل ہیں۔ محکمہ آبپاشی نے اس سال ۱۵ DELAY ACTION DAM
فحتف مقامات پر پینٹن کے پانی کے لئے ٹوب ویل لگانے میں۔ واپڈا
(WAPDA) کے پائیڈروجی ڈائرکٹوریٹ نے ۵۰ ٹوب ویل لگانے
میں۔

محکمہ تعمیرات نے اس سال (۱۹۸۸) ایم.پی۔ اے ہوٹل مکمل
کیا ہے۔ حکومت نے کوشش کی کہ صوبائی اسمبلی کی عمارت بھی اس
سال جون تک مکمل ہو جائے۔ لیکن بعض دشواریوں کی بنا پر خصوصاً
چوت کے ڈیزائن کی وجہ سے اسمبلی کی عمارت کی تہجیل میں ڈرہوگئی ہے
مرکزوں کے شعبہ میں بگنگری موسے اخیل کی مرکز کی تعمیر گر کر

اُولڈ مکانی ڈپرٹمنٹ مراڈ جالی چھپڑ، لیارڈی لاگھڑا کی سڑک پاشیخ نامدہ۔ رکلی عالمو
چسٹس اپ چودھری، کربلا میکل زنی کی سڑک، بجوبان میں گذڑ کی سڑکوں کو بہتر
بنایا جائے گا۔

تعیین کے شعبہ میں ۲۰۰ نئے پر امڑی سکول اور ۱۰۰ مساجد سکول
کھولے گئے اور ۱۱ پر امڑی سکولوں کی عمارتیں بنائی گئیں۔ ۲۵ پر امڑی
سکولوں کو ڈل سکول اور آٹھ ڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کا درجہ دیا
گی۔ آٹھ ہائی سکولوں کی عمارتیں تعمیر کی گئیں۔ کئی مقامات پر ڈل سکولوں
اور ہائی سکولوں میں فریب کرے بنائے گئے تاکہ سائنس کلاسوں کی ضرورت
پوری ہو سکیں ۳۳ ڈل سکولوں اور ۲۰ ہائی سکولوں میں اساتذہ کے لئے
رہائش گاہیں تعمیر کی گئیں۔

خاران، اوستہ محمر، کوئٹہ، چنگر، چمن، پشین اور متنبہ کے
کالجوں میں کمروں اور پانی دنیوں کی سہولیات میسر کی گئیں۔

حکومت بلوچستان نے غیر سرکاری سکولوں کو خصوصی گرانٹ ہبیا

۱۷

کیں۔ تعمیر تو کامیاب کی عمارت کے لئے ۲۰ لاکھ روپے، کافونٹ سکول
کے لئے ۱۶ لاکھ اور سیکڑا مارٹ سکول کے لئے $\frac{1}{2}$ ۲۰ لاکھ روپے
ہیا کئے گئے۔

صحت کے شعبہ میں نوکری، زہری اور سنجدادی میں دینی مرکز
صحت کی سیکیم مکمل کی گئی۔ کوئٹہ میں دانتوں اور E.N.T کا دارود
مکمل کیا گیا۔ خضدار۔ تربت۔ لورالائی اور سبی میں بلڈ بینک
(BLOOD BANK) کی سہولیات ہیا کی گئیں۔ ذخادر۔ کوہلو اور مسلم بانج
میں دانتوں کے علاج معاملہ کی سہولیات ہیا کی گئیں۔ تربت۔ قلات۔
عنانگذری اور ڈیرہ مراد جامی میں یہی ڈاکٹروں کے لئے رہائش چاہیں
تعمیر کی گئیں۔ مند کی ڈسپنسری میں مزید وسیع کی گئی۔ کوئٹہ میں ٹی بی
سینی ٹوریم کو جنرل ہسپیتال میں تبدیل کیا گی۔ اس کے علاوہ ہر ضلع
میں ایک ایک بنیادی صحت کا مرکز تعمیر کیا گیا۔

سماجی بہبود کے شعبہ میں ذہنی طور پر بیمار بچپن نیز اندھے

۱۸

گونگے، بہرے اور اپارچ بچوں کے لئے برداری میں ایک بہت بڑا
ادارہ مکمل کیا گی۔ اس کے علاوہ ۱۰ لاکھ روپے ساجی بہبود کے نیزہ کاری
اداروں کو امداد دی گئی۔

کوئٹہ کا ترقیاتی ادارہ سریاب روڈ پر پل کی تعمیر مکمل کرے گا
اور بولان میڈیکل کالج کی طرف سینی روڈ کی توسعہ بھی جون تک
مکمل ہو جائے گی۔

صنعت کے شبہ میں انڈاٹریل اسٹیٹ ہب کی تعمیر میں کافی
پیش رفت ہوئی ہے۔ یہاں سب سے ڈی دشواری پانی اور بجلی کی تھی
اور یہ دونوں سہولتیں اب تقریباً مکمل ہونے کو ہیں۔ کان کنی
کی ترقی کے لئے وکی اور کنگری میں سڑکیں تعمیر کی گئیں
ہیں۔ محنت کشوں کے لئے مختلف مقامات پر ایک سو گھر تعمیر کئے گئے
ہیں۔

لائیو ٹاک کے شبے میں خضدار، ثروت اور پیشی و مستونگ

19

میں ڈیری فارم بنانے کی سیکم۔ جو کہ پچھلے تین سال سے باری تھی، جوں تک مکمل ہو جائے گی۔ اسی طرح مختصر اور خاراں میں دیڑزدی بسپال کی تعمیر اور سبیلہ میں ریڈ سندھی مولیشی فارم کی سیکم بھی مکمل ہو جائیں گی۔ زراعت کے شعبہ میں گورنمنٹ فارم کی بہتری کی سیکم جس کی لگت تقریباً ۱۷ کروڑ روپے ہے مکمل ہو جائے گی۔ اس سیکم میں کوئٹہ، مستونگ، ڈھلڈھ، گندھادا کے فارم شامل ہیں۔

اُب میں اگلے مالی سال یعنی ۸۶-۸۵ء کے بجٹ کی طرف آنا چاہوں گا۔ ۸۶-۸۵ء میں ریونیو اخراجات کا تخمینہ تقریباً ۲۶۷ کروڑ روپے ہے۔ جو کہ ہمارے ۸۵-۸۴ء کے ریونیو بجٹ سے تقریباً ۱۸ فیصد زیادہ ہے۔ اگلے مالی سال میں امدافعہ کا تخمینہ ۱۹۳ کروڑ ہے۔ اس طرح ریونیو بجٹ میں خسارے کی رقم تقریباً ۵۰،۰۰۰ کروڑ روپے ہے اور یہ رقم مرکزی حکومت امداد کی شکل میں فراہم کرے گی۔ اگلے مالی سال میں بلوچستان کے سالانہ ترقیاتی پر ڈگرام میں

۲۰

۹۱،۶۰ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس طرح صوبائی حکومت کے کل اخراجات کا تجھیز تقریباً ساڑھے تین ارب روپے ہے یہ رقم موجودہ مالی سال سے تقریباً پچاس کروڑ روپے زیادہ ہے۔

صوبائی حکومت کی ۱۹۳۵ء کروڑ روپے کی آمد میں سے تقریباً ۱۱ کروڑ روپے مرکزی حکومت سے ملیں گے جس میں سے تقریباً ۱۰ کروڑ روپے قدر تی گیں کی ایک ایک ڈیلوٹ اور رائٹلٹ سے ملیں گے اور تقریباً ۱۱ کروڑ روپے مرکزی حکومت کے قابل تقسیم ٹیکسوس سے ملیں گے۔ حکومت بوجتن کو اپنے ٹیکسوس اور مختلف محکموں کی آمدی سے تقریباً ۱۸ کروڑ روپے حاصل ہوں گے۔ جس میں سے ۱۵ کروڑ روپے کی رقم صوبائی ٹیکسوس سے ملے گی۔ اور باقی ۱۲ کروڑ روپے کی رقم مختلف محکموں کی آمدی سے وصول ہو گی۔ صوبائی حکومت کے ٹیکسوس میں سے تقریباً ایک کروڑ روپے سیمپ ڈیلوٹ سے، دو کروڑ روپے موڑ دیکھ ٹکیں ہے۔ ایک کروڑ روپے بانیہلا ٹیکسوس۔

TAX سے اور ۲۰ لاکھ روپیے مایہ LAND REVENUE سے ملنے کی

توقع ہے۔ مختلف حکوموں کی خدمات کی آمدنی سے ایک کروڑ روپے،
محکمہ آبپاشی کو آبیاز سے ۳۰ کروڑ روپے، محکمہ زراعت کو بلڈوزروں
کا داد وغیرہ کی وصولی سے ایک کروڑ روپے، محکمہ حیوانات سے اور
ایک کروڑ روپیہ محکمہ صنعت و حرفت سے ملنے کی توقع ہے۔

اگلے ماں سال کے دوسرے ۲۶۲ کروڑ روپے کے غیر ترقیاتی
اخراجات میں ہے تقریباً ۱۷۵ کروڑ روپے قرضوں کی داپسی
(DEBT SERVICING) اور پونے چوبیس کروڑ روپے گندم اور پیمنی^۱
کی رعایتی امداد کے لئے رکھے گئے ہیں۔ مختلف حکوموں کے اخراجات
کے لئے تقریباً ۱۸۱ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ یہ رقم ۱۹۸۴-۸۵
کی رقم گئی رقم سے ۱۹ فیصد زیادہ ہے۔

میں ایک اہم پہلو پر روشنی ڈالنا چاہوں گا جس کی وجہ
سے آئندہ بمال کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔ ہر نال حکومت

۲۲

تریاقی منصوبوں پر بھاری رقم خرچ کرتی رہی ہے۔ لیکن یہ جان کر بہت دکھ ہوتا ہے کہ قیمتی سرمائے کے قامن کئے گئے کئی منصوبے صرف اس لئے ناکارہ ہو جاتے ہیں کہ مرمت کے لئے ضروری رقم فراہم نہیں کی جاتیں۔ ہماری سڑکیں، آبپاشی اور آبنوشی کی سکیمیں، ہسپتاں اور سکولوں کو یہ مشکل درپیش ہے۔ اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا کہ اس کیفیت کو بدلا جائے۔ چنانچہ سڑکوں اور عمارتوں، سکولوں اور ہسپتاں کی مرمت اور دیکھ بھال وغیرہ پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

سڑکوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے تقریباً ساری چیزیں ہزار آدمی لگے ہونے ہیں۔ لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ سڑکوں کی حالت بہتر نہیں ہے۔ مگر شارعات کے یارڈسٹیک (ہیانہ) کے مطابق دو میل سڑک پر ایک بیلدار، ۹ میل کے لئے ایک میٹ (MATE) اور تیس (۳۰) میل کے لئے ایک روڈ انسپکٹر کی جائے ہے۔ آئندہ

سڑکوں کے لئے اس یارڈ سٹیک (YARD STICK) میں تبدیلی کی گئی ہے
 اب بیلدار سڑک پر اس طرح رکھے جائیں گے کہ سڑکوں کی مرتب
 کے لئے جہاں بھی بیلداوں کی ضرورت ہو گی انہیں وہاں ٹرکیٹ کے ذریعہ
 بھیج دیا جائے گا۔ گینگز (GANGS) کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے
 کر لے ۲۵ ٹرکیٹ بعد ٹرالی ہمیا کئے گئے ہیں۔ اگھے سال مزید ٹرکیٹ
 دیئے جائیں گے۔ ملکہ شارعات کے پاس ایک سو گرینڈر ہیں انہیں
 بھی ایک پروگرام کے تحت باقاعدگی سے سڑکوں کی دیکھو بھال کے
 لئے چلا�ا جائے گا۔ سال ۱۹۸۶-۸۷ میں تقریباً ۴۰۰ سو میل نئی
 ٹرکیں ملکہ شارعات کی تحویل میں دی جائیں گی اور تقریباً دو سو آدمیوں
 کو روزگار ہمیا ہو جائے گا۔

بوجپور کے ترقیاتی پروگرام میں سڑکوں کے لئے قریباً سوا باڑہ
 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اگھے سال جن بڑی سکیموں کے مکمل
 ہونے کی توقع ہے۔ ان میں لورالائی۔ نیختر۔ صحبت پور۔ حیرودین۔ پٹ فیڈر

۲۳۸

بہر کے آر۔ ڈی ۲۳۸ سے مگری کالونی۔ سنگاوی۔ دکی اور اوستہ محمد
سے منحد کی سرحد تک کی سڑکیں شامل ہیں۔ اگھے سال کی نئی سیکیوں
کے لئے قرباً چھ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے اور ۱۸ نئی سڑکیں
شامل ہوں گی۔ بڑی بڑی سڑکوں میں ڈیرہ مراد جمالی۔ چھتر۔ نٹاں۔
گذراوا، قلات۔ نچارا۔ پندران، خضدار۔ نال، خاران۔ پنکن۔ ہسب
ڈریجی اور لیاری۔ لاکھڑا کی سڑکیں شامل ہیں۔ قومی شاہرا بول کے
لئے مرکزی حکومت قرباً سائز سے گیارہ کروڑ روپے کی رقم فراہم کرے
گی۔ اس رقم میں سے ۹۰ لاکھ روپے کوئٹہ چمن کی سڑک۔ دو کروڑ
روپے کچلاک۔ ژوب، ۱۴ کروڑ روپے کوئٹہ بی۔ دو کروڑ روپے
ہسب، بیلہ۔ اور ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے تقان کی سڑک کے
لئے فراہم کئے جائیں گے۔

عماراتوں کی دیکھو بھال خصوصاً سکولوں اور ہسپتاں کی عمارتوں
پر کافی توجہ دی جائے گی۔ اس سال بھی حکومتِ بلوچستان نے سوا

دو کروڑ کی رقم عمارتوں کی خصوصی مرمت کے لئے ترقیاتی پروگرام
فرابم کی تھی۔ اندر وہ بوجپور میں بعض عمارتوں کی حالت تو اتنی خراب
ہے کہ وہ قابل استعمال بھی نہیں ہیں۔ اگلے سال اس قسم کی عمارتوں
کو بہتر بنانے کے لئے کافی رقم رکھی جائے گی۔ ترقیاتی پروگرام میں
سرکاری عمارتوں کے لئے چار کروڑ تیس لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی
ہے۔ جس میں سے قریباً تین کروڑ روپے کی رقم زیر تعمیر عمارتوں
کے لئے اور باقی رقم نئی عمارتوں کے لئے ہو گی۔

دنیا کی تمام ترقی یافتہ اور ہندب اقوام بچوں کو سب سے
زیادہ اہمیت دیتی ہیں۔ اور ان کی نگہداشت کو فرض اولین سمجھا جاتا
ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم یہاں بننے والے بچوں کی صحیح نگہداشت
کریں۔ یہی بچے بڑے ہو کر ہمارا سہارا بنیں گے۔ وہی بچے ہمارے
لئے قربانی دیں گے جو کے لئے ہم نے قربانی دی ہو گی۔ میں
اُن، اللہ حتی الا مکان کوشش کروں گا کہ بچوں کی صحت اور بچوں۔

۲۴

کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اگلے مالی سال روپنیو بجٹ میں
تعلیم کے لئے قریباً ساڑھے بیالیس (۱۷۲) کروڑ روپے کی رقم رکھی
گئی ہے، جو کہ موجودہ مالی سال میں رکھی گئی رقم سے قریباً ۲۰ فیصد
زیاد ہے۔ ترقیاتی پروگرام میں بھی تعلیم کے لئے قریباً تیرہ کروڑ کی
رقم فراہم کی جائے گی۔ اگلے سال دو سو نتے پر امری سکول اور چار سو
ہابد سکول کھوئے جائیں گے۔ پچاس پر امری سکولوں کو ڈل کا درجہ
اور ۸ ڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جائے گا۔ سامنے کے ۲۵
اور عربی کے پچاس اساتذہ مزید رکھے جائیں گے۔ رائیوں کی تعلیم ہبہ
بنانے کے لئے اور اسے مزید پھیلانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ
دیہی علاقوں میں اتنا یوں کو ۲۰۰ روپے مہانہ مزید الاؤن دیا جائے
تاکہ ان خواتین کے ساتھ جو بھائی بہن والدہ والدیا سرپت ہوں تو
ان کے اخراجات پورے کئے جا سکیں۔ اس کے علاوہ ۱۰۰۰ روپے
سالانہ گھر جانے کے لئے دینے جائیں گے۔

حکومت بوجپور نے کچھ عرصہ پہلے مختلف جگہوں پر کالج کھول دینے تھے لیکن وہاں زیادہ طلباء تعلیم حاصل نہ کر سکے، کیونکہ ان کا الجوں میں سائنس کی کلاسیں نہیں تھیں۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ انڑکالج برائے خواتین لورالائی۔ انڑکالج خاران، کوبلر اور ڈیزیہ گھٹی میں سائنس کلاسیں شروع کی جائیں۔ کوستھ کے کالج برائے خواتین میں بھی بعض مخفایں کے لئے مزید خواتین اساتذہ رکھی جائیں گے۔ اس طرح اگر مالی سال میں چالیس اساتذہ کی اسامیاں مہیا کی جائیں گے۔ قلات کا انڑکالج جو کافی عرصہ سے بند ہے، اساتذہ کی تربیت کے لئے اتحاد کیا جائے گا۔ اگلے مالی سال صحت کے شعبہ میں روپنیو بجٹ سے قریباً ساڑھے سو لکھ کروڑ روپے اور ترقیاتی پروگرام میں قریباً سوا پانچ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

اگلے مالی سال میں شدیں سوں ہسپتال کوئٹہ، سیلمپر آئی ہسپتال اور فاطمہ جناح نی بی سینی ٹوریم جسے اب جنرل ہسپتال میں

بدل دیا گیا ہے۔ کے لئے ۱۲ ڈاکٹر ۳۰ نریں ۶۰ پر امید بیکل ٹاف
اور ۱۳ دوسری پوسٹوں کا انساف کیا جائے گا۔ ۱۱ بنیادی صحت کے
مرکز جو اس سال سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مکمل کئے جائیں گے^{۲۸}
کے لئے ۱۱ ڈاکٹروں کی اسامیاں اور ۶۰ پر امید بیکل اور دوسری
اسامیاں ہمیں گی۔ ان کے علاوہ بلوچستان میں مختلف ہسپتاں
اور ڈسپنسریوں میں پچاپس مزید ڈاکٹروں کی آسامیوں میں انساف کیا
جائے گا۔

اندرون بلوچستان ہسپتاں میں جامی اور دوسرے الات اور
بازو سامان کی کمی کی مشکایت تھی۔ گورنر بلوچستان جاپ کے کے آفریڈی
صاحب کی ہدایت پر اسی ماہ ایک کروڑ روپے کی رقم ہسپتاں کے
آلات اور سازو سامان کی خریداری کے لئے فراہم کی گئی ہے۔ گورنر
بلوچستان کی خصوصی ہدایت پر کوہو کے علاقہ میں لوگوں کے
علائقہ معاملہ کے لئے ماہر فوجی ڈاکٹروں کی سرکردگی میں کمی فیڈ

۴۹

اپیلوسنس یونٹ کام کر رہے ہیں۔ ایسے دور دراز علاقوں میں فوج کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

اگلے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کے تحت، ایجادی صحت کے مراکز کھوئے جائیں گے۔ مرغہ بزرگی، بلیڈ، والبندین اور منگوچر کی سول ڈسپنسریوں کا درجہ بڑھا کر دیہی صحت کے مراکز بنائے جائیں گے۔ بلوچستان کے ہسپتاں میں مزید فرنچر اور آلات بھی فراہم کئے جائیں گے۔

بلوچستان میں پہلے چند سالوں میں خصوصاً ذیہات کے رہنمے والوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کافی پیش رفت ہوئی۔ اس سال آبتوشی کی ۱۹ سکیموں کی مکمل کی جائیں گی۔ اگلے مالی سال آبتوشی کی سکیموں کے لئے ترقیاتی پروگرام میں قریباً سات کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ جیکہ موجودہ مالی سال میں آبتوشی کی سکیموں کے لئے صرف چار کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی تھی۔

اس طرح اگلے سال آبتوشی کی کافی نیکیوں پر عمل درآمد ہو سکے گا
اگلے سال جو بڑی نیکیوں مکمل ہوں گی۔ ان میں ٹرڈب۔ جھبٹ پٹ
اوٹہ ہمدرد۔ کرخ۔ تکپ۔ خدا بدان کی نیکیوں شامل ہیں۔

محکمہ آبپاشی میں مزید توسعہ کی جانے کی۔ تاکہ محکمہ کی
نیکیوں کی بہتر نگرانی ہو سکے۔ لورالائی میں پہنچنڈنگ انجینئر کا دفتر
قائم کیا جائے گا۔ اس طرح لورالائی اور ٹرڈب کے اضلاع کے
ایگزیکٹو انجینئر کو نہ کی بجاۓ لورالائی کے پہنچنڈنگ انجینئر کے ماتحت
کام کریں گے۔ موسمی خیل سب ڈویژن میں محکمہ آبپاشی کی کوئی کوئی
درکش پ کے لئے ایگزیکٹو انجینئر علیحدہ مقرر کیا جائے گا۔ تاکہ مشینزی کی
وکیوں بھال بہتر ہو سکے۔

اس طرح اگلے مالی سال میں محکمہ آبپاشی میں آبتوشی۔ آبپاشی
کی نیکیوں اور محکمہ کی توسعہ کے لئے ۲۸۷ نئی اسایوں کی گنجائش رکھی
گئی ہے۔

پچھلے چند سالوں میں یہاں زراعت کے شعبہ میں نمایاں ترقی ہوئی ہے وہ علاقے جہاں بجلی پہنچی تھوڑے ہی عرصے میں سریز و شاداً ہو گئے۔ صوبائی حکومت نے بچلوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے اسی منصوبوں پر عملدرآمد کیا۔ اگرچہ ماں سال میں زراعت کے شعبہ کے لئے تقریباً سوا سولہ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جب میں سے ساڑھے پار کروڑ روپے زرعی توسعے کے لئے اور تقریباً آٹھ کروڑ روپے پر درشی حیوانات کے لئے ہیں۔ زراعت کے توسمی پروگرام کے تحت خصوصی توجہ پہلوں کی افزائش و ترقی پر دی جائے گی۔

بوجپور میں زرعی کالج کے قیام کا مطالبہ کافی عرصہ سے کیا جا رہا تھا۔ انشاء اللہ اگرچہ ماں سال سے زرعی کالج کے قیام کے منصوبہ پر عملدرآمد شروع کیا جائے گا۔

”بوجپور میں پرورشی حیوانات کا منصوبہ“ جس کی لگت تقریباً ۷۰۰ کروڑ روپے ہے۔ انشاء اللہ اگرچہ سال کے آخر تک مکمل ہو جائے

گا۔ اس کے علاوہ پسختی میں پولٹری فارم بھی مکمل ہو جائے گا۔ ترتیب
ذخیری اور قلات کے ڈیری فارموں پر تغیر کا کام جو لانی سے شروع
کیا جائے گا۔

صنعت کے شعبہ میں قریباً ایک کروڑ تین لاکھ روپے کی رقم
درکھنگی ہے۔ ہب انڈسٹریل اسٹیٹ پر خرچ ہونے والی رقم اس کے
علاوہ ہو گی۔ اگلے ماں میں کونٹا۔ ڈیرہ مراد جمالی۔ شفشار۔ ہب اور نوراللائی
میں ملکد کی رہائشی اور دفتری عمارتیں مکمل ہو جائیں گی۔ ڈیرہ مراد جمالی
میں انڈسٹریل ٹریننگ اسٹیٹ پر کام شروع کیا جائے گا۔ کوڑا کی
انڈسٹریل ٹریننگ اسٹیٹ میں پانی پہنچانے کے انتظام کو یقینی بنایا
جائے گا۔

کان کنی کے شعبہ میں ڈکی۔ مرکٹ کچہ اور زلزال وان کے علاقوں
میں سڑکیں تغیر کی جائیں گی۔

المراڈی قوت کے شعبہ میں نوراللائی کے ملکیتیں ٹریننگ سینٹر

۳۴

کو مکمل کیا جائے گا اور کوئٹہ کے ڈیکنیکل ٹریننگ سنٹر میں فریدہ تو سیع کی
جانے گی۔ تربت اور سبی میں بھی ڈیکنیکل ٹریننگ سنٹر قائم کرنے کے
لئے ابتدائی کام کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کارکنوں کو رہائشی سہولتیں
ہیا کرنے کے لئے قریباً ایک سو مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔

بوجپچان کا ترقیاتی ادارہ (B.O.P.A) فافی دلکش سیف اللہ) میں
زیر زمین پانی کو استعمال کرنے کے لئے ایک جامع منصوبہ کے تحت
۶۰ ٹپوب بولی لگا رہا ہے۔ یہ منصوبہ انشا اللہ الگھے مالی سال کے آخر
یہک مکمل ہو جائے گا۔ مستونگ میں آون کے کارخانے کو بھی الگھے مالی
سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ گڈافی کی وارڈ پلائی سکیم الگھے چند ماہ میں
مکمل ہو جائے گی اس سکیم کے لئے سرمایہ کویت فڈ نے فراہم کیا۔
کوئٹہ کا ترقیاتی ادارہ (کیو۔ ڈی۔ اے) الگھے مالی سال میں کئی
اہم منصوبوں پر کام شروع کرے گا۔ کوئٹہ میں آبادشی کے منصوبے کو
الگھے مالی سال میں مکمل کر لیا جاتے گا۔ اس منصوبے پر تقریباً ۸۱ کروڑ

دوپے خرچ ہوں گے۔ یہ منصوبہ بھی کوئی فذ کے تعاون سے شروع کیا گی تھا۔ اس منصوبہ کے مکمل ہونے سے اٹا۔ اللہ کوئی میں پینے کے پا کی کمی کی تکلیف دور ہو جانے گی : کوئی شہر کی اکثر سرکیں بہت تنگ میں۔ ایک پروگرام کے تحت شہر کی سڑکوں کو کشادہ کیا جائے گا۔ اگر سال بولان میڈپل کالج کی تبادل سڑک مکمل کر لی جانے گی۔ کوئی (BYE PASS) بانی پاس کے تحت سمنگلی کی سڑک کو کوئی نہیں پہن سکے ساتھ ملایا جائے گا۔ اس طرح بھاری کاڑیاں شہر کے باہر سے گزریں گی اور شہریوں کو پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ جن پیٹک پر اور ہیڈ برج (OVER HEAD BRIDGE) کی جانبے گا۔ کوئی میں جانتے رہا اور جیم فانہ رہا کو چڑا کیا جاتے گا کوئی کے ترقیاتی ادارے کو بدایت کی گئی ہے کہ وہ اب اور سڑک سینہ اور چپلوں اور بنزوں کی مارکیٹ بنانے کے لئے کسی مناسب جگہ کا انتخاب کرے۔ بھاری کوشش ہو گی کہ زمین اگلے مالی سال میں خرید لی

جائزے کا کہ تعمیراتی کام اس سے اگھے مالی سال میں شروع کیا جاسکے۔
کوہلو پر اجیکٹ ایریا کے لئے قریباً تین کروڑ روپے کی رقم مختص
کی گئی ہے۔ حکومت بلوچستان نے مریمی علاقہ کی ترقی کے لئے ہدایہ
فرانخ دلی سے کام لیا ہے۔ کورز بلوچستان خاب لیفٹینٹ جنرل کے کے آفریڈی
صاحبہ بھی مریمی علاقہ کی ترقی میں خصوصی دلچسپی لی ہے۔ اگلے
مالی سال میں رکن سے کوہلو تک رہاں پختہ ہو جائے گی۔ اس رہاں کی
تعمیر سے کوہلو کی معیشت پر خوشگوار اثر پڑے گا اس کوہلو میں بھلی لے جانے
کے منصوبہ پر بھی کام جاری ہے اور اندازِ اللہ اس علاقہ میں بھلی بعد
ہی پہنچانی جائے گی۔

بلوچستان میں بلدیاتی ادارے اپنے اپنے علاقوں میں ترقی کے
لئے نہایت موثر اور قابل قدر خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ان
بلدیاتی اداروں سے خاص طور پر دینی علاقوں کی ضروریات کو پورا کرنے
اور ان کے خاص مسائل کو معافی طور پر حل کرنے میں بڑی مدد ملی

ہے۔ ۱۹۸۵ء میں بلوچستان کی ضلع کوںسوں کو اپنے غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے ۳ لاکھ روپے اور یونین کوںسوں کو $\frac{1}{7}$ ۵۲ لاکھ روپے کی گرانٹ ہبیا کی جائے گی۔ اس کے علاوہ کوئٹہ پشین۔ کراچی۔ چاہنی اور سیتی کی ضلع کوںسوں کو ۳ لاکھ ۵۲ ہزار روپے کی خصوصی گرانٹ ہبیا کی جائے گی۔ ان ضلع کوںسوں کی نظام عشر کی وجہ سے دوسری ریٹ کی آمدی میں کمی آگئی تھی اس لئے خصوصی گرانٹ ہبیا کی گئی ہے۔ حکومت بلوچستان دوسری کوںسوں کو موڑ و بکل ملکیں کا پچاپاں فیصد اور چائیداد کا ۵۰ فیصد حصہ دیتی ہے۔ اس نہ سے ملنے والی رقم کا اندازہ ڈیڑھ کروڑ روپے ہے۔ اس کے علاوہ حکومت بلوچستان شہری کوںسوں کو جو ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم ہبیا کرے گی تاکہ بلوچستان کے شہروں کو خوبصورت بنایا جائے۔ اگلے سال دوسری کوںسوں کے لئے ترقیاتی بجٹ سے قریباً پانچ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ اس رقم سے دیہی کوںسوں کے لئے ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے اور شہری

کوں لوں کے لئے ۷۰ لاکھ روپے کی رقم ہیا کی جائے گی۔ علاوہ اسی
ایک کروڑ روپے دینی آپاسی کی سیکھوں کے لئے اور ایک کروڑ
روپے دینی مرکزوں کے لئے فراہم کئے جائیں گے۔ دینی اور
شہری لوگوں کو نسلیں ملکہ تعلیم اور ملکہ صحت کی عمارتیں بھی تعمیر
کرتی ہیں۔ لوگوں کو نسلوں کو یہ بھیجے ان کاموں کے لئے رقم فراہم
کرتے ہیں۔

صوبائی حکومت کے لئے یہ بات باعث تشویش رہی ہے
کہ نہ صرف لوگوں کی عمارت کی تعمیر کا کام صحیح معیار کے
مطابق نہیں بلکہ ملکہ تعمیرات و شارعات کی اندر وہ بلوچستان تعمیر کردہ
عمارات اور مرکزوں کی تعمیر کا کام بھی غیر تسلی بخش ہے۔ ہمارا کام مفر
رقم ہیا کرنا نہیں بلکہ یہ بھی دیکھنا ہے کہ رقم کا استعمال کس حد
تک صحیح ہوا رہا ہے۔ حکومت اس مسئلے پر سنبھال گی سے خور کر رہی
ہے۔ اور اس سلسلہ میں مؤثر اقدامات کرنے پول گے۔ مجھے

امید ہے کہ منتخب حکومت کے وزراء صاحبان بھی اپنے دوروں
کے وقت کام کی رفتار اور معیار کی جانب پر تماں خصوصی طور پر
کریں گے۔

ہمارے وزیر اعلیٰ خاں جام میر غلام قادر صاحب نے بھی
اپنے دوروں میں اس بات کا سختی سے فوٹش لیا ہے۔ میر کی مغز
اراکین اصلی سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی تجاذب
حکومت کو دیں تاکہ تعمیراتی کام کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔
کسی بھی مہذب معاشرے میں پولیس کا بنیادی مقصد شہر ہے
کہ بیان و مال کی خفاقت اور امن و امان کا اہتمام کرنا ہے۔
ستاشرقی خدمت کے اس اہم کام کے لئے ضروری ہے کہ اس
خدمت کو سرانجام دینے والے نہ صرف ایثار اور قربانی کا جذبہ
رکھتے ہوں بلکہ اپنے پیشیہ کی مہارت بھی رکھتے ہوں اور انہیں
ایسے تمام آلات اور سامان ہیا ہوں جو کہ ان کے فرائض کی

انجام دہی کے لئے ضروری سمجھے جائیں۔ ۳۹

بلوچستان میں پولیس کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کی اپنی خاصیت ہے۔ ہمارے صوبہ میں یونیورسٹی ایک اہم انتظامی مشینری ہے اور اس فورس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ حکومت یونیورسٹی کی ارزش نو تنظیم کرنا چاہتی ہے تاکہ یہ ادارہ موثر اور فعال بن سکے۔ یونیورسٹی کے اپنے فرائض کی انعام دہی کے لئے درجہ کے لحاظ سے دو روپے اور چار روپے یومیہ الاؤنس ملتا تھا۔ اب انہیں دوسرے سرکاری ملازمین کے برابر یومیہ الاؤنس ملے گا۔ جو کہ ۲۰ روپے سے ۴۰ روپے تک ہے۔ پولیس اور یونیورسٹی دونوں کو جدید آلات فراہم کرنے کے لئے افسوس کی کارکردگی بہتر ہو سکے۔ اگلے سال پولیس اور یونیورسٹی کے لئے مزید اسامیاں ہمیاں کی جائیں گی۔ ایسے اداروں کے افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان اداروں میں مخصوص ملازمت اور روزگار کا ذریعہ سمجھ کر شامل نہ ہوں۔ بلکہ قومی خدمت کے چذبے

سے اپنے فرائض سر انجام دیں وہ اپنے آپ کو معاشرے کا خادم سمجھ کر شہر بیوی کی خدمت کے کار خیر سے خدھہ برآ ہوں۔

دورالائی اور ثوب کے عوام کے درینہ صطاحبہ کو ہد نظر رکھتے ہوئے اگھے مالمی سال سے دورالائی میں ایک اضافی ڈسٹرکٹ اور سیش جج کی تعیناتی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ کونسل اور وسیرے علاقوں میں ایک ڈسٹرکٹ امارنی اور پانچ اسٹٹ ڈسٹرکٹ امارنی تعینات کے چائیں گے۔

کھیدوں کی ترقی کے لئے صوبائی سطح پر ایک ڈائریکٹوریٹ قائم کیا جائے گا اور چاروں ڈویژنزوں میں سپورٹ انصر تعینات کئے جائیں گے۔

وفاقی حکومت نے بلوچستان میں بڑے بڑے منصوبوں کے لئے فراخدا نہ رقوم فراہم کی ہیں۔ بلوچستان کی ترقی میں وفاقی حکومت کی بھرپور شرکت کے لئے ہم صدر پاکستان جانب جنرل محمد ضیاء الحق،

وزیر اعظم خاں محمد خاں جو نجفی^{۳۱} اور ان کی حکومت اور ہناب مجبوب علی
وزیر خزانہ و منصوبہ بندی و ترقیات کا ڈلی شنکریہ ادا کرتے ہیں قوت
یہ ہے کہ وفاقی حکومت نے ہر مرحلہ پر صوبہ بلوچستان کی ترقیاتی کامیابی
کے لئے دل کھول کر مالی امداد فراہم کی ہے تاکہ اس صوبہ کو مجہ
ترقی کے میدان میں دوسرے صوبوں کے برابر لایا جا سکے۔ ہمیں
دوسری صوبائی حکومتوں کا صحیح شکر گزار نہونا چاہئے کہ انہوں نے
بلوچستان کو رقوم فراہم کرنے میں تنگ دلی نہیں دکھائی اور کسی سطح پر
بھی کوئی منقولہ عمل نہیں کیا۔ ہم اپنے گورنر چاہب لیفٹینٹ جنرل
کے آفریدی کے سمجھ ملکوئر ہیں کہ انہوں نے ہر موقع پر بلوچستان
کے مسائل حل کرنے اور اس صوبہ کو ترقی دینے کے لئے نایاب
کوششیں کی ہیں۔ مرکزی حکومت نے پچھلے آٹھ سال میں بلوچستان
میں مختلف مخصوصوں کے لئے دس ارب روپے کی رقم مختص کی
ہے۔ سال ۱۹۸۲ء میں مرکزی مخصوصوں اور خصوصی ترقیاتی

۴۲

پروگرام کے تحت مندرجہوں کے لئے قریباً سوا دو ارب روپے کی رقم رکھی ہے پچھلے چند سالوں میں یہاں بھلی گئیں کے شعبوں میں ہونے والی ترقی اور ہوائی اڈوں اور سڑکوں کی تعمیر نمایاں نظر آتی ہے۔ اگھے ماں سال میں اٹھ، اللہ دا وو خضدار بھلی کی لائی پر کام شروع کیا جاتے۔ اس کے علاوہ کوئی فنا کے تحت تین سو دیہاتوں کو بھی پہنچانے کے منسوبہ کو درستک مکمل کیا جائے گا۔ ہوائی اڈوں کے لئے خضدار بھی اور اوزارہ کے ہوائی اڈوں پر کام کیا جائیگا۔ صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ خاران اور لورالائی میں ہوائی اڈے تعمیر کرنے جائیں۔

پشین، ثروب، لورالائی اور قلات کے افلاع میں ٹیلیوژن کی ہیلوتوں کے لئے غازہ بند، خوبک اور کان مہترزی میں بو شر ایشیش بنانے کا کام شروع کیا جائے گا۔ بولان میڈیکل کالج، خضدار

انجینئرنگ کالج اور کیڈٹ کالج مسونگ کے منصوبوں پر کام کی
رفتار کافی سست ہے۔ اگھے مالی سال میں بولان میڈیکل کالج کیلئے
۶ کروڑ روپے، خضدار انجینئرنگ کالج کے لئے ۱۰ ہم کروڑ روپے اور
کیڈٹ کالج مسونگ کے لئے ۷ ہزار روپے کی رقم محض کہ
گئی ہے۔ ہماری یہ کوشش ہو گی کہ ان منصوبوں کو ڈیپیش شکلات
جلد از جلد دور کی جائیں تاکہ ایک سال کے اندر اندر ان اواروں
کا استعمال ہو سکے۔

خصوصی ترقیاتی پروگرام کے لئے اس سال ۹۶ کروڑ روپے
کی رقم رکھی گئی تھی۔ اگھے مالی سال میں خصوصی ترقیاتی پروگرام میں
قریباً سوا ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ بایا (۱۸۸۱) کے پروگرام
کے تحت پیشیں، لورالانی، فسیر آباد اور گواہر کے اصلاح میں پہنچے
کے پانی کی اسکیوں کو مکمل کیا جائے۔

کویت فنڈ کے تحت آبپاشی کی چالیس ایکیوں اور عالمی بنک
کے تعاون کے تحت آبپاشی کی مدد چھوٹی ایکیوں پر کام کرنے میں
کافی پیش رفت ہو گی۔ امریکیہ کی امداد سے مکران میں ۵۔ کروڑ روپے
کے ترقیاتی منصوبہ پر عمل درآمد شروع کیا جانے کا
خواتین آبادی کا نصف حصہ ہیں۔ خواتین کو بوجپلان کی ترقی
میں ساتھ ساتھ رہنا ہے۔ اس لئے انہیں ترقی کے ہر قسم کے
موقع فراہم کرنا ہیں۔ بوجپلان کے دیہی علاقوں میں تو خواتین کی
خوازندگی تقریباً زندگی کے برابر ہے۔ ایک ہزار خواتین میں سے
صرف ۶ خواتین پڑھنا لکھنا جانتی ہیں، لڑکیوں کی تعلیم عام کرنے
میں ہماری سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ اندروان بوجپلان خواتین
اساتذہ نہیں ملتیں۔

مسجد سکول کھلنے سے کچھ فرق پڑا کہ بچے اور بچیاں اکٹھے

سکول جانے لگے۔ خواتین کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا پڑے گا۔ ہمارے
اقریباً تمام سماجی ادارے کوٹہ میں ہی ہیں۔ اس قسم کے سماجی ادارے
ہر نسلی اور ہر تخلیل میں ہونے چاہئیں۔ حکومت ایسے اداروں کو جو
کوٹہ سے باہر ہوں گے خصوصی گرانٹ مہیا کرے گی۔

خواتین کو مختلف ہنر سکھانے کے کوٹہ میں ایک خواتین ٹرننگ
سٹرکسولا جا رہا ہے۔ گاؤں میں رہنے والی خواتین کو بھی مختلف ہنر
سکھانے کے لئے مرکزی حکومت کا ایک جامع پروگرام ہے۔
بلوپیان میں صوبائی۔ مرکزی اور خصوصی ترقیاتی پروگرام میں اس
بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ عوام کی بنیادی ضروریات پوری ہوں۔
اسی لئے بنیادی تعلیم۔ بنیادی طبی سہولیتیں۔ پینیے کا پانی مہیا کرنے۔
آبپاشی کا نظام بہتر بنانے اور سڑکوں کو تعمیر کرنے کے لئے زیادہ سے^۱
زیادہ رقم فراہم کی گئی۔ اس طرح دیہی ملاقوں کے ذرائع آمد فی میں

خاطر خواه اضافہ ہو گا۔ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہ ہو گا کہ کسی بھی ترقیاتی بحث میں یہ دعوئی نہیں کیا جا سکتی کہ تمام ضروریات کو بے جلد توقعات پورا کیا گی ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ اپنے نزقیاتی پروگراموں کی آنکھیں نو کریں تاکہ صوبے کے مختلف علاقوں کی دوہ ضروریات جن کی آپ نے نشان دبی کی ہے کافی حد تک پوری کی جاسکیں۔ جناب جام میر فلام قادر صاحب وزیر اعلیٰ بلوچستان نے بھی کابینہ کے اجلاس میں اس بارے میں خصوصی بڑائیات دی تھیں۔ چونکہ موجودہ حکومت اور اسیلیے وقت نہیں جب نیا مالی سال شروع ہونے میں صرف دو ماہ باقی تھے۔ اس لئے نئے پروگرام بناتے وقت کچھ عملی دشواریاں تھیں ہم نے پوری کوشش کی کہ ٹوکری نمائندوں کی خواہشات کا پورا احترام کیا جائے۔ اسی لئے حکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے ممبران صوبائی اسیلی کے ساتھ اجلاس

منعقد کئے۔ پھر بھی بعض مجبوریوں کے پیشِ نظر جنہیں میں نے ابھی بتلایا اور نتیجہ معزز اراکین کے توقعات کے مطابق ترقیاتی پروگرام میں کچھ کمی رہ گئی ہو تو میں اس ایوان میں معزز اراکین کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ان کی ضروریات اور تجویز کردہ منصوبے ہم سب لوے نہیں۔ بعض منصوبوں کو اس لئے بھی شامل نہیں جا سکا کہ ان منصوبوں کو بنانے میں کافی وقت درکار ہے اور مختلف محلے ان منصوبوں کا سائنسیک اور مالی جائزہ لیں گے اور اگر یہ منصوبے قابل عمل ہونے تو انہیں مالی سال ۱۹۸۶ء میں شامل کیا جا سکے گا۔

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا بلوچستان کے اپنے مالی وسائل بہت کم ہیں۔ حکومت بلوچستان کو صوبائی ملکیوں اور مختلف محلوں کی آمدنی سے جو رقم ملتی ہے وہ خرچ ہونے والی رقم کا بھی چھ پاسات فیصد ہے۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے

وسائل کو بڑھائیں۔ بلوچستان کی کابینہ نے بیکٹ کے اجلاس میں
وسائل بڑھانے کی کمی تجاویز پر غور کیا۔ بعض تجاویز تو ایسی تھیں جن
پر علدر آمد کا سماں بھی ہے لیکن پھر بھی صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا
کہ کوئی نیا ٹکس نہ لگایا جائے اور حکومت کی فراہم کردہ سبولیات
کی کسی خدمت کا فی الحال معاوضہ بھی نہ بڑھایا جائے بلکہ کابینہ نے
تو (CAPITAL GAIN: TAX) کپیشل گین ٹکس کی شرح میں تو کافی
حد تک کمی کی ہے۔ تاکہ مکانوں کی قلت کے منہ پر قادر پایا جائے
تک نہیں ہوتا تھا۔ اب پچاس ہزار روپے کی رقم تک کوئی ٹکس
نہیں ہو گا۔ پہلے (CAPITAL GAINSTAX) کپیشل گین ٹکس
ایک لاکھ روپے تک ۱۰ فیصد اور دو لاکھ روپے سے زیادہ پر
۲۰ فیصد ہوتا تھا۔ اب پچاس ہزار سے ایک لاکھ روپے تک

۱۰ فیصد اور ایک لاکھ روپے سے زیادہ ضرف ۵ فیصد تک ہو گا۔ ملکیں کی شرح میں خاطر خواہ کمی سے مجھے پوری امید ہے کہ لوگ جائز ملکیں ادا کریں گے اور مجموعی لمحاظ سے ملکیں کی صولی میں کمی نہیں آئے گی۔

آپ نے مرکزی وزیر نزاں کی بحث تقدیر سئی ہو گلیا اس کی تفصیلات پڑھی ہوں گی۔ مرکزی بحث ہمارے نے اتنا ہی خوش آئند ہے جتنا کہ پاکستان کے لئے مجموعی لمحاظ سے صوبائی ملازمین اور پیش یافتہ ملازمین خصوصاً بیوہ خواتین کو وہی مراعات دی جائیں گی۔ جو کہ مرکزی حکومت نے اپنے ملازمین اور پیش یافتہ افراد کے لئے دی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے میں بزرار ملازمین زیاد جانشناختی سے کام کریں گے اور ان کی ایماندارانہ محنت سے یہ صوبہ مزید ترقی کرے گا۔

۵۰

بلوچستان کے عوام خواہ وہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ گورنر بلوچستان جناب کے کے آفریدی صاحب کو ان کی خدمت و بہبود سے خصوصی دلچسپی رہی ہے۔ انہوں نے سکولوں کے اساتذہ کم تخریج پانے والے ملازمین پیش یافہ ملازمین اور بلوچستان کے کم ترقی یافہ علاقوں کی ترقی کے لئے خصوصی اقدامات کی ہدایت کی ہے۔

جناب گورنر صاحب نے کم تخریج پانے والے تیس ملازمین کو جج پر بھیجنے کے لئے اپنے خصوصی فنڈ سے رقم مہیا کی ہے۔ انشاء اللہ اب جج کے موقع پر ان خوش نصیبوں کو سمجھا جانے گا۔ اسکول کے اساتذہ خصوصاً جو اندر وہ بلوچستان خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ مختلف مشکلات سے دوچار ہیں۔ جناب گورنر صاحب نے ان اساتذہ کی مشکلات کا جائزہ لینے کے لئے وزیر تعلیم کی سربراہی میں ایک کمیشن

۵۱

قائم کیا ہے جو تین ماہ کے اندر اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے گا۔ اس طرح انشاء اللہ جلد ہی اسکولوں کے انسانوں کی مشکلات میں کمی حد تک کمی ہو جائے گی۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ کم تجزاہ پانے والے ملازمین دوران ملازمت اپنا گھر نہیں بن سکتے۔ اسی طرح بعض ملازمین دیاڑ ہونے کے بعد مزید گھر بلو و شواریوں سے دو چار سو ہو جاتے ہیں۔ ملازم جو اپنی ساری زندگی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں۔ حکومت کی خصوصی توجہ کے مستحق ہیں اور پیش پانے کے بعد تو اُو زیادہ مستحق ہو جاتے ہیں۔ کم تجزاہ پانے والے اور پیش یافہ ملازمین کے گھر بنانے کے لئے حکومت رخشاں ہاؤنگ اسکیم کے ملحق پچاس ایکٹا کی زمین مفت فراہم کرے گی۔ اس رقمبہ پر صرف ترقیاتی اخراجات چو صرف ہوں گے۔ انہیں حکومت آسان قسطوں پر وصول کرے گی۔ اندازہ ہے کہ اسکیم کے تحت تقریباً دسویں لاٹ کم تجزاہ پانے

والے اور پشناختہ ملازمین کو ملیں گے۔

جس طرح بلوچستان پاکستان کے دوسراۓ علاقوں کی نسبت کم ترقی یافتہ ہے۔ اس طرح بلوچستان میں بھی بعض علاقوں کے ایسے ہیں جو بلوچستان کی مجموعی ترقی کے لحاظ سے نسبتاً کم ترقی حاصل کر سکے۔ یہ علاقوے خصوصی توجہ کے طالب ہیں۔ حکومت بلوچستان نے مری گنجی پروجیکٹ ایریا کے علاوہ توجہ کا ذریعہ، توجہ اچنجز فی کاکڑ خراسان، موئی خیل، وردگ اور سیبی کے ضلع میں کٹ مڈائی کے علاقوں کو بھی پروجیکٹ ایریا قرار دیا تھا۔ ان پروجیکٹ علاقوں کے تجربے سے یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ از کم ترقی یافتہ علاقوں میں ترقیاتی عمل تیز ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ایسے کم ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے علاقوں کا ایک مربوط ترقیاتی منصوبہ بنایا

جائے۔ تاکہ اس منصوبہ کے مطابق مختلف ترقیاتی اسکیوں بنائی جائیں۔ ضلع نوشکی میں توکنڈی اور خاران میں مشکلیں ملا فوجیہ ہیں۔ جہاں ترقی کی رفتار تیز کرفی ہو گی۔ ان دونوں علاقوں کے لئے مربوط ترقیاتی منصوبہ بنانے کے لئے فوری طور پر سرو شروع کیا جائے گا۔ تاکہ ان دونوں علاقوں کو جلد پروجیکٹ ایریا قرار دیا جائے۔ اور اس مربوط ترقیاتی منصوبہ کے تحت مختلف اسکیوں پر عملدرآمد کیا جائے۔

میں نے آج کی بحث تقریر میں ترقیاتی عمل میں درپیش مختلف مسائل پر بات کی ہے۔ بہت سے اور بھی ایسے مسائل ہیں۔ جن پر بات کی جاسکتی تھی۔ لیکن ان کے اظہارِ خیال کے لئے وقت نہیں۔ اسی وجہ سے میں نے جان بوجھ کر بعض چیدہ چیدہ مسائل کی نشان جہی کی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ جب بلوچستان

کے تجھے اور اس صوبے کی نر قیاقی حکمت عملی اور مختلف منصوبوں پر غور کریں گے تو کہنی ایسے مسائل سامنے آئیں گے جن کا میں نے ذکر نہیں کیا۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ تمام اڑاکنیں اہمی اور میرے کابینہ کے رفقاء کار سے اس صوبہ کو ترقی دینے کے لئے تمام مسائل پر بات چیت جاری رہے گی۔ اس کیلئے بھیں باقاعدہ اجلاس رکھنے پڑیں گے۔ کیونکہ آپ سب کی شرکت کے بغیر ترقیاتی منصوبوں پر صحیح طور پر عملدرآمد نہیں ہو سکتا۔ میرے نزدیک بوجہان کو ترقی دینے کا مطلب یہ نہیں کہ چند منصوبے بنائے جائیں اور ہر سال چند نئی اسامیاں بجٹ میں ہمیاں کی جائیں۔ بلکہ میرے خیال میں ترقی کا پیغام نہایت سادہ ہے یہ ہے نزدیک ترقی وہ ہے جسے دیکھا جاسکے۔ جسے حسوس کیا جاسکے اور جس سے امیر اور غریب، شہری اور دیہاتی، پڑھے کچھے اور

آن پڑھ، مزدور اور صفت کار بکاں طور پر مستفیض ہو سکیں جس
علاقہ میں ترقی کی شعاعیں پہنچتی ہیں اسے بنانے کی ضرورت نہیں
ہوتی یہ ترقی تو بچوں کے چہروں سے بھی عیاں ہوتی ہے جنہیں
ایک صحت مند اور تعلیم یافتہ زندگی گزارنے کا موقع ملتا ہے اس
کا اندازہ دیبات میں رہنے والے کسی بھی آدمی کے اطمینان سے
ہوتا ہے۔ جس کو غلیظ پانی کے تالاب سے پانی پینے کے لئے
خروجت نہیں ہوتی۔ اس کا اندازہ اس وقت بھی ہو جاتا ہے جب
ایک آدمی ایمانداری سے سارا دن محنت کرے اور اسے اس کی
محنت کا پورا اجر ملے۔

ہمارے لئے یہ سعادت ہے کہ رمضان شریف کے مبارک
ہیئینے میں یہاں جمع ہیں اور اگلے سال کی حکومت کی کارکردگی اور
ترقبی مل پر بات چیت کر رہے ہیں۔ ہمیں پوری ایمانداری سے

تم مشکلات کو حل کرنا چاہیے۔ تاکہ اس بھوبی کے عوام کو ترقی
گئی راہ پر گامزد کیا جائے۔

میں خداوند تعالیٰ کے حضور میں دست بدعا ہوں کہ وہ
ہمیں جرأت، بہت اور توانائی عطا فرمائے۔ جس سے ہم اپنے
عوام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔

ہم سب پاکستان کو اسلامی خلائق مملکت بنانے کے لئے ہر
طرح تیار ہیں۔ اس کے لئے ہمیں جو محبوی قربانی دینی پڑے۔ ہم اس
سے گریز نہیں کریں گے، بلکہ ہم سب اس غظیم بلتِ اسلامیہ
کا ایک حصہ ہیں اور اس ملت کے ہر فرد کی ترقی اور کامیابی اسلام
کی عظمت میں اضافہ کر قری ہے۔

آئیے! ہم اس مبارک ماہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ
وہ ہمیں عزم صیمیم عطا فرمائے۔ جس سے ہم مدد ہو کر ہر قسم کی
مشکلات کا مقابلہ کر سکیں۔

اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے ارکان اسمبلی کی وجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آپ
کے سامنے بجٹ سے متعلق چند ڈاکومنٹس رکھو دی گئی ہیں ان میں بحث تقریر رائٹلش اور
اردو زبانوں میں رضنی بجٹ برائے سال ۱۹۸۴-۸۵ اس کے علاوہ طائیٹ پیپر بھی
 شامل ہیں۔ شکریہ، پاکستان زندہ باد،

میر نبی سخن خان کھوسہ:- جناب اسپیکر! بجٹ سے قبل ہونے والی میٹنگ میں
قرارداد پاسی ہوئی تھی کہ بجٹ تقریر انگریزی کے ساتھ اردو میں بھی فراہم کی جائے گی
اگر اردو میں بجٹ ہوتا تو اچھا، لیکن طرح ہمیں بجٹ میں آسانی ہوگی۔ آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ
اردو ترجید دیا جائے گا۔

ہمسٹر اسپیکر:- کیا پاچ ماہ بعد کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت کم
تھا، بجٹ بنانے کے لئے نوماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے جبکہ ہماری حکومت کو دو سینے ہوئے
ہیں اور یہ سب کچھ دو ماہ پہلے مکمل ہو پکا تھا۔ تاہم ہم نے اس بات کو ملغیر رکھتے ہوئے
کہا کہ ہم سے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے ہم آپ کے سامنے پیش کریں۔ لہذا یہ آپ کے سامنے ہے
ہر حال آپ کے لئے اس کے ترجید کا بندوبست کر لیا جائے گا۔

ہمسٹر اسپیکر:- ابھی وزیر خزانہ مالی سال ۱۹۸۴-۸۵ میں سو چھاسی چھیساںی کا سالانہ اور
سال انیس سو چوراں سی پچھاسی کا ضمی بجٹ پیش کر چکے ہیں جو حضرت بخت میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ بملے ہے لانی
اب پہنچنے کا سکریٹری اسمبلی کو دی دیں تاکہ تقاریر کے لئے وقت کا تعین کیا جاسکے۔ شکریہ۔

اب اسمبلی کا اجلاس بیکم جون ۱۹۸۵ء صبح نزدیکی تک ملتوی کیا جائے گے۔
(شام چھبھکر چالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس بیکم جون ۱۹۸۵ء تک ملتوی ہو گیا)